Date:________ Day:________

سوال نمبر 1

1) تعارف:

دین ایک مکمل ضابطہ حیات ہیں دین زندگی کے ہر حوالے سے انسانیت کو راہنمائی فراہم کرتا ہے انسانی زندگی میں کوئی ایسا معاملہ نہیں جس کی دین میں رہنمائی موجود نہ ہو۔ دین ہی انسان کو رہنمائی و ہدایت فراہم کرتا۔ انسان کی زندگی کا مقصد واضح کرتا اور انسان کے دل کو سکون عطا کرتا ہیں۔ اس کے برعکس مذہب جو انسان کو طرز حیات اور طرز رہن سہن سکھاتا ہے مذہب دین کا جز ہے اس جواب میں دین و مذہب میں تفصیل سے فرق موجود ہے

2) دین کا معنی و مفہوم:

دین عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مطلب ہے غلبہ یا سربلندی حاصل کرنا

اصطلاح میں اس سے مراد ہے کہ دین ایک مکمل ضابطہ حیات کا نام ہے

ڈاکٹر اسرار احمد کے بقول دین چھ چیزوں کے مجموعے کا نام ہے

Date:__________ Day:__________

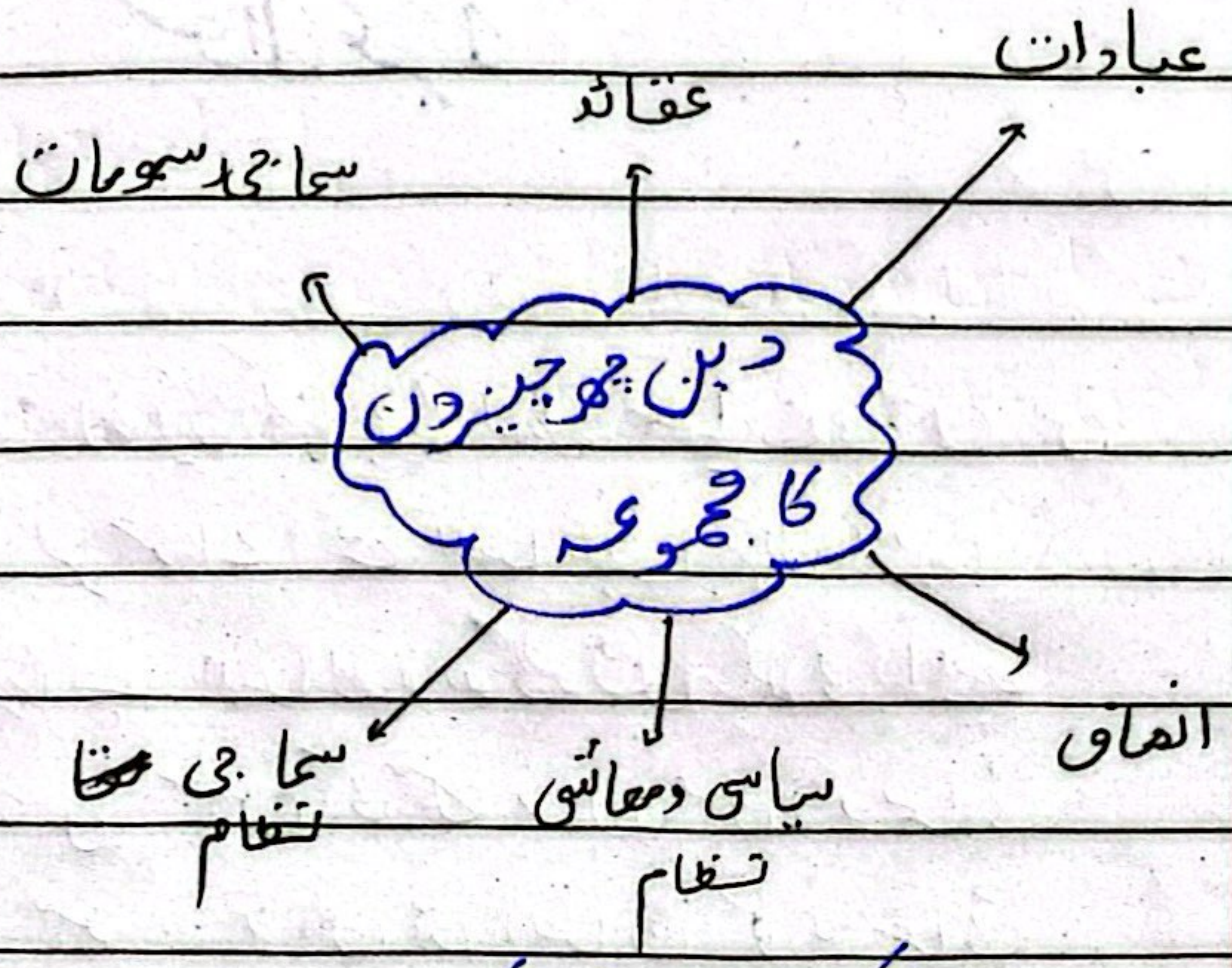

بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے (القرآن)

③ انسانی زندگی میں دین کی اہمیت!

انسانی زندگی
میں دین کی بہت اہمیت جوکہ درج ذیل ہے

(i) دین انسانی کو رہنمائی اور ھدایت فراہم کرتا ہے

دین
انسان کو رہنمائی اور ھدایت فراہم کرتا ہے دین
ہی انسان کو صحیح راستے پر لگاتا ہے
قرآن مجید میں اللہ کا ارشاد ہے جس کا مفہوم
ہے

"بے شک یہ قرآن سیدھی راستہ دکھاتا
ہے جوکہ اور نیک اعمال کرنے والے مومنوں
کو خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا ثواب
ہے"

(القرآن)

Date:________ Day:________

③

(ii) انسان کو زندگی کا مقصد واضح کرتا ہے:

دین
ہی انسان کو اس کی زندگی کا مقصد بتاتا ہے کہ
انسان کو اس دنیا میں کس مقصد کے لیے
بھیجا گیا ہے۔ اس کے اس دنیا میں آنے کا کیا مقصد
وہ قرآن میں اللہ نے یوں بیان کیا ہے

"میں نے جن و انس کو اس لیے
پیدا کیا ہے تاکہ میری عبادت
کریں"

(القرآن)

(iii) دلوں کا روحانی شفاء دین ہے:

انسان کی
دلوں کو تسکین اور روحانی شفاء دین ہی
پہنچاتا ہے اللہ نے قرآن مجید کے ذریعے مومنوں
کو روحانی شفاء نصیب فرمایا ہے قرآن مجید
میں ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے

"اور قرآن کے ذریعے وہ چیزیں نازل
کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت
ہیں"

(القرآن)

Scanned with CamScanner

Date:________ Day:________

(۱۷) دین تزکیہ نفس کرتا ہے

تزکیہ نفس کا مطلب

ہے نفس کو صاف کرنا۔ دین ہی انسان کا تزکیہ نفس کا اہتمام کرتا ہے۔ اللہ قرآن مجید میں فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان کیا ہے کہ ان میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرمایا اور وہ انہیں آیات پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان کا تزکیہ کریں"

(القرآن)

(۱۸) دین انسان کو اخلاقیات کا درس بھی دیتا ہے

دین ابن آدم کو معاشرے میں رہنے کے لیے اخلاقیات بھی سکھاتا ہے کیونکہ جب معاشرے میں اخلاقیات نہیں ہوں تو معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگا اس لیے اللہ تعالیٰ لوگوں کو اخلاقیات کا درس بھی دیتا ہے

قرآن مجید میں ارشاد ہے

"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچاؤ اور جب فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو"

(القرآن)

Date:______ Day:______

مذہب کا معنی و مفہوم:

مذہب عربی زبان کے لفظ ذہب سے نکلا ہے جس کے معنی راستہ یا طریقہ کے ہیں

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں اس سے مراد ہے کہ مذہب انسان کو طرز حیات اور طرز رہن سہن سکھاتا ہے۔

ڈاکٹر اسرار کے بقول

مذہب و تین چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے

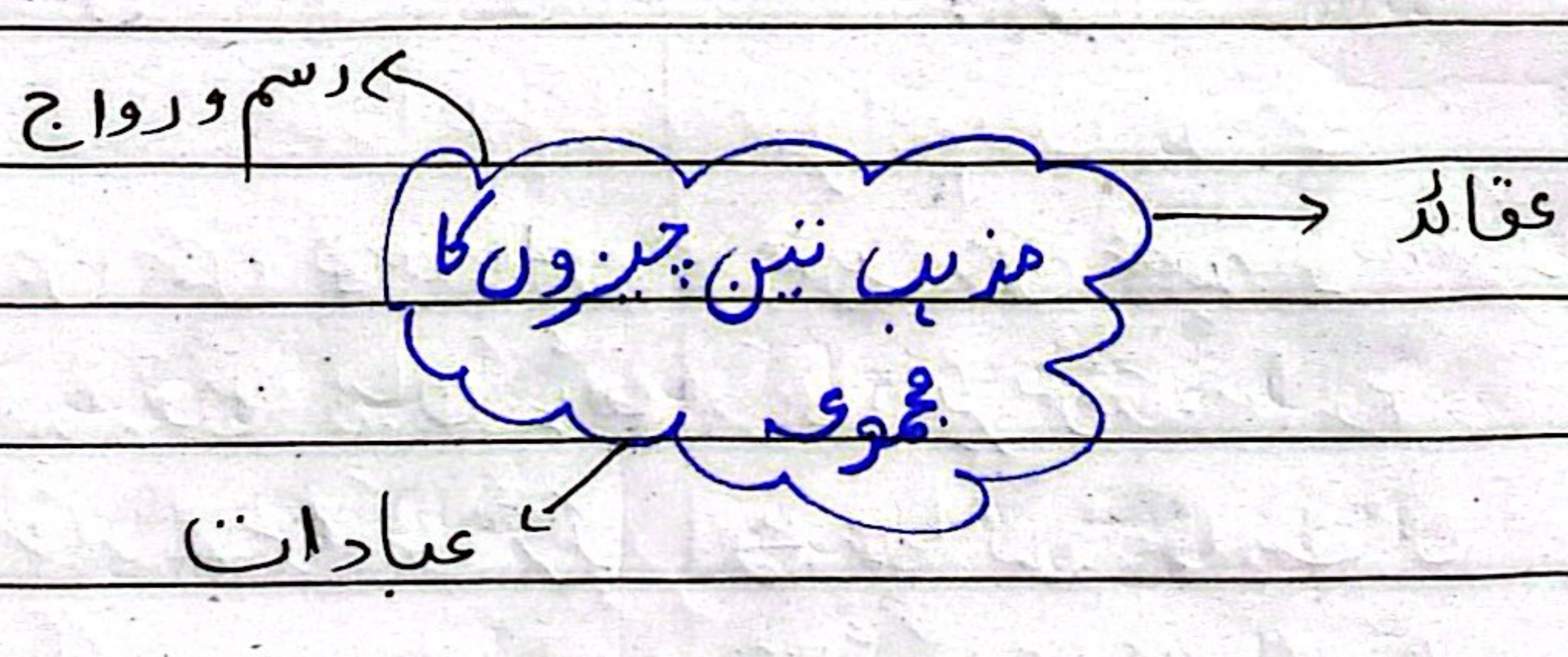

ایڈورڈ ٹیلر کے مطابق روحانیت پر یقین کر لینے کا نام مذہب ہے

Date:______ Day:______

دین اور مذہب میں فرق:

مغربی مفکرین

نے مذہب کی جو تعریف کی ہے وہ اسلامی نظریہ سے مختلف ہے اسلام کے نزدیک دین اور مذہب دو مختلف اشیاء ہیں ان میں سے دین کو کل کی حیثیت حاصل ہے جو انسان کو مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے دین ~~~~ ایک ایسا قانون ہے جو حضرت محمدؐ پر بطور وحی نازل ہوئی جس پر چل کر انسان زندگی میں کامیاب ہو سکتا ہے

جبکہ مذہب ایک شاخ کا نام ہے جو کہ فقہ پر مشتمل ہو

	دین	مذہب
①	دین میں توحید خالص عقیدہ توحید بیان کیا گیا ہے جو کہ ہر طرح کی شرک سے پاک ہے	مذہب میں عقیدہ توحید شرک کی آمیزش کے ساتھ موجود ہے جیسا کہ یہودیت میں عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا ماننا
②	دین ایک کل ہے جبکہ	جبکہ مذہب دین کا جز ہے
③	دین انفرادی اور اجتماعی زندگی کا نام ہے	جبکہ مذہب انفرادی زندگی کا نام ہے

	دین	مذہب
4	دین میں رہنمائی وحی الٰہی سے حاصل ہوتی ہے	مذہب میں رہنمائی عقل عام سے حاصل کی جاتی ہے
5	دین میں سارے انسان برابر و محترم ہیں سوائے اہل تقویٰ کے	مذہب میں انسانوں کو برابر تصور نہیں کیا جاتا بلکہ ان کو کئی درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے
6	آدمؑ سے لے کر حضرت محمدؐ تک دین کی تعلیمات ایک ہی ہے اس میں کوئی فرق نہیں۔ انبیاء کی تعلیمات میں اختلاف دین کی وجہ سے نہیں بلکہ شریعت کی وجہ سے ہیں	جبکہ مذاہب اپنی تعلیمات میں تفریق پر مبنی ہیں۔
7	دین میں سارے احکامات الٰہی ہیں اور اس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا	مذاہب میں بہت سی اصطلاحات میں رد و بدل کیا جاتا رہا ہے

خلاصہ بحث:

خلاصہ بحث یہ کہ اسلام دین اور مذہب کو دو مختلف چیزیں تصور کرتا ہیں دین کو عالمگیریت حاصل ہے جبکہ

Date:________ Day:________

مذاہب کی دعوت میں عالمگیریت نہیں۔ دین
مکمل ہے جس میں عقائد، عبادات، سماجی
معاملات، سیاسی معاملات غرض یہ کہ ہر
پہلو سے انسان کی رہنمائی فراہم کرتا۔ دین
انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں اس کو رہنمائی
فراہم کرتا ہے۔ دین اسلام ہی انسان کی
کی نفس کا تزکیہ کرتا ہے اور انسان کو اخلاقیات
سکھاتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ دین ہی انسان کی
نجات کا ذریعہ ہے۔

سوال نمبر ۲

تعارف: ①

نماز اسلام کا دوسرا اہم رکن ہیں جو
کہ ۱۵ نبوی کو مسلمانوں پر فرض ہوئی۔ نماز کا
ذکر قرآن مجید میں ~~60~~ تقریباً 60 دفعہ آیا
ہے نماز کی اہمیت پر قرآن مجید میں جتنا زور
دیا گیا ہے شاید کسی اور چیز پر اتنا زور
دیا گیا ہوں۔ ~~انسان~~ مسلمان پر دن میں
پانچ وقت کی نماز فرض ہے انسان جب دن میں
پانچ وقت اللہ کے سامنے سر بسجود ہو تو اس کی
نفس کی پاکیزگی ہوتی ہے اور وہ اپنے مالک کو پہنچانتا
ہے۔ نماز کی کئی اقسام ہے جیسا کہ فرض، سنت

Date: ______ Day: ______

نفل، واجب نماز پڑھنے سے انسان کو روحانی اخلاقی اور سماجی اثرات ہوتے ہیں۔

(2) ## نماز کے معنی اور مفہوم:

نماز کا لفظی معنی ہے

نیکی، تمنا، تعریف

دین کی اصطلاح میں اس سے مراد ہے اللہ کی وہ مخصوص عبادت جو رسول پاک نے مخصوص ہیت میں کے ساتھ خود ادا کی اور اپنی امت کو سکھائی

احادیث میں نماز کے بارے میں ارشاد ہے۔

- نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو گرا دیا اس نے پورے دین کو گرا دیا۔ (حدیث)
- قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا

(حدیث)

قرآن مجید نماز کے بارے میں فرماتا ہے

"نماز قائم رکھو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ"

(القرآن)

"تم نمازوں کی نگہبانی کرو"

(القرآن)

Date: Day:

نماز کے اقسام: ⑤ 6

نماز کی درج ذیل اقسام ہے

(i) فرض نماز

دن میں پانچ مرتبہ پڑھنا ہر مسلمان

پر فرض ہے اس کے نہ پڑھنے سے گناہ ملتی ہے

(ii) واجب:

عیدین کی نمازیں واجب ہے اس

کے علاوہ عشاء کے وقت تین وتر واجب ہے

(iii) سنت:

وہ نماز جو نبی کریم نے فرض نمازوں

کے ساتھ پڑھا کی

(iv) نفل نمازیں.

تہجد، اشراق چاشت، وغیرہ کی

نمازیں نفل نمازیں ہے اس کے پڑھنے سے مسلمان

کو ثواب ملتا ہے اور نہ پڑھنے سے کوئی گناہ نہیں

ملتی.

نماز کی روحانی اثرات: (6)

نماز ~~اسلام~~ کے درج ذیل

روحانی اثرات ہیں

Date:________ Day:________

i) اللہ کی قربت حاصل ہوتی ہیں:

جب کوئی بندہ

نماز پڑھتا ہے تو وہ ~~اس کے~~ اللہ کے قریب ہو جاتا

ہے اللہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

"میرا بندہ جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا

ہیں ان میں سے کوئی عبادت مجھے اتنی نہیں

پسند جس قدر وہ عبادت جو میں نے

اس پر فرض کی ہو میرا بندہ نوافل کے

ذریعے مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں

اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں"

ii) دل کا چین حاصل ہوتا ہے:

انسان جب

دن میں پانچ فرض نمازوں میں اللہ کا ذکر کرتا

وہ اس کے قریب تر ہو جاتا ہے اور اس کے دل

کو سکون ملتا ہے ارشاد ہے

"اللہ کی یاد ہی سے دل چین

پاتے ہیں"

(القرآن)

Date:__________ Day:__________

iii) نماز پڑھنے سے انسان کی گناہ جھڑتے ہیں:

جب کوئی بندہ اللہ کی ذکر کرتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ جھڑتے ہیں ~~ارشاد ہے~~

"ایک دفعہ آپؐ سلمان فارسی کے ساتھ جا رہے تو آپؐ نے باغ میں درخت دیکھا تو اس کی خشک ڈالی ہلا ڈالی تو اس سے سارے پتے جھڑنے لگے آپؐ نے سلمان فارسی کی جانب دیکھا اور فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو اس کی گناہیں اس پتوں کی طرح جھڑتے ہیں"

⑤ نماز کے اخلاقی اثرات:

نماز کے اخلاقی اثرات درج ذیل ہیں

i) وقت کا پابند بناتا ہے:

نماز انسان کو وقت کا پابند بناتا ہے اور وقت کی پابندی انسان کی ایک اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اس لیے جب انسان مقررہ وقت پر دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے آگے سر بسجود ہوتا ہے تو وہ وقت کا پابند بن جاتا ہے۔

Date:______ Day:______

ii) انسان میں عاجزی و انکساری پیدا کرتی ہے:

ایک انسان جب صدق دل سے اللہ کو یاد کرتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے دل میں عاجزی و انکساری پیدا ہوتی۔ وہ جب دن میں پانچ مرتبہ اپنے ماتھے کو اللہ کے زمین میں پر رکھتا ہے تو اس میں عاجزی کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے

iii) برائیوں سے روکتی ہے مسلمان کو:

نماز انسان کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے اللہ کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے

بے شک نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے

(القرآن)

6) سماجی اثرات:

نماز کے سماجی اثرات مندرجہ ذیل ہے

i) مسلمان دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں

جب مسلمان دن کے پانچ مرتبہ ایک دوسرے سے

Date:______ Day:______

مسجد میں ملتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے احوال
سے معلوم ہوتے اور وہ ایک دوسرے کے دکھ
درد میں شریک ہوتے ہیں:

ii) نماز انسانوں میں مساوات کو فروغ دیتا ہے:

نماز سے
معاشرے میں مساوات کا درس ملتا ہے جب
مسجد کے صفوں میں امیر غریب، بڑا چھوٹا
کھڑے ہو جاتے تو وہ سب اللہ کی نظر میں
برابر ہوتے ہیں

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

iii) اطاعت امیر کا تصور:

اسلام مسلمانوں
میں اطاعت امیر کے تصور کو اجاگر کرتا ہے کہ وہ
امیر کی اطاعت کریں۔ نماز ہی کے ذریعے ہمیں
بتایا گیا ہے کہ امیر، چاہیے مالدار ہو یا غریب
تکلیف لیکن جب وہ امیر بن جائے تو اس
کی جائز ہر بات کو ماننا ضروری ہے

Date:________ Day.________

خلاصہ بحث:

حاصل کلام یہ ہے کہ نماز جو کہ عملی عبادات ہے پر دین اسلام میں بہت زور دیا گیا ہے قرآن کریم میں تقریباً 60 مرتبہ اس کا ذکر آیا ہے اور حدیث میں بھی اس کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے قرآن مجید میں بھی اس کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے نماز کی کئی اقسام ہے فرض، واجب سنت وغیرہ۔ نماز کو پڑھنے سے انسان کو اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں وہ وقت کا پابند ہو جاتا ہے اور مسلمان ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں نیز اسلام انسان کی اجتماعی اور انفرادی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں لاتا ہے۔

Date:________ Day:________

سوال نمبر ۷

جز 1

① اسلام میں انسانیت کی حرمت:

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو منفرد وقار و حرمت عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا گیا ہے یعنی انسان اللہ کے زمین پر اس کا نظام رائج کرے گا۔ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی پیدا کردہ تمام اشیاء پر انسان کو فضیلت دی ہے اور اس کو اشرف المخلوقات کا لقب دیا ہے حتیٰ یہ کہ انسان کو حرمت بخشنے کے لیے فرشتوں کو انسان یعنی آدمؑ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور انسان کو حرمت عطا کرنے کے لیے اللہ نے دنیا میں جتنی بھی اشیاء بنائی وہ سب انسان کی خدمت کے لیے پیدا کی ہے۔ غرض یہ کہ اللہ نے بنی نوع انسان کو سب سے افضل بنایا اور اس کو عزت اور حرمت سے نواز

اللہ کا ارشاد ہے

اور ہم نے بنی آدم کو عزت عطا فرمائی
(القرآن)

Date:________ Day:________

اسلام میں انسانیت کی حرمت:

(i) انسان کو اپنا خلیفہ مقرر کیا:

اسلام نے انسانیت کو حرمت عطا کرنے کے لیے انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا گیا۔ اور وہ زمین پر اللہ کا نائب رہ کر اس کا پیغام لوگوں تک پہنچایا گا۔
قرآن مجید میں ارشاد ہے

اور وہی تو ہیں جس نے زمین میں
تم کو اپنا نائب بنایا
(القرآن)۔

(ii) اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حرمت بخشنے کے لیے اس کی اپنی پیدا کردہ مخلوقات پر فضیلت عطا فرمائی اور اس کو تمام مخلوقات سے افضل بنایا
قرآن مجید میں ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے

اور فضیلت عطا کی ان کو اپنی پیدا
کردہ تمام مخلوقات پر
(القرآن)

Date:__________ Day:__________

iii) علم کی فضیلت عطا فرمائی:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حرمت عطا کرنے کے لیے ان کو علم کی فضیلت سے بخشا اور اس کو علم و عقل کی فضیلت عطا کی

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیئے اور پھر ان اشیاء کو فرشتوں کے سامنے دکھا اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو ان کے نام بتا دو انہوں نے عرض کیا پاک ہے آپکی ذات ہم بس اتنا جانتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں علم دیا ہے بے شک آپ ہی جاننے والے اور حکمت والے ہیں اور فرمایا اے آدم انہیں ان اشیاء کے نام بتا دو تو آدم نے انہیں ان اشیاء کے نام بتا دیئے.

iv) فرشتوں کو آدم کے آگے سجدہ کرنے کا حکم:

اسلام میں انسان کی حرمت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ فرشتوں کو آدم کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا:

"پھر جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے سامنے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کر دیا سوائے ابلیس کے

(البقرہ ۱۱۲)

Date:________ Day:________

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کو سجدہ نہ کرنے پر
فرشتہ کو تاقیامت کے لیے عبرت کا نشان بنایا

۷) دنیا کی ہر شے اس کی خدمت کے لیے پیدا کیا:

اللہ نے
انسان کو اس دنیا میں بھیجا تو اس کے لیے رہنے کا بندوبست بھی کیا۔ اس کے لیے سورج بنایا جو اس کو گرمائش دیتا ہے۔ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین انسان کو پھل دیتا ہے۔

ارشاد ہے

اور اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس کے ذریعے تمہارے لیے کھانے کے پھل نکالے
(القرآن)

خلاصہ بحث:

حاصل کلام یہ کہ اللہ نے انسان کو حرمت سے نوازا اور اس کو اس دنیا میں منفرد عزت و وقار عطا کیا اور جو کسی دوسرے مخلوق کو عطا نہیں کیا یہاں تک فرشتوں کو بھی انسان کے سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو سارے انسانوں کو مساوات و حرمت عطا کرتا اور ان میں فرق نہیں کرتا۔ مزید یہ کہ اللہ نے انسان کی اعلیٰ ترین مقاصد یعنی اللہ کی عبادت کے لیے

Date:________ Day:________

دنیا میں بھیجا۔

"اور میں نے جن و انس کو اس لیے
بنائے کہ میری عبادت کریں"
(القرآن)

جز ۳

① امت مسلمہ کو در پیش چیلنجز اور ان کا حل:

اس وقت دنیا میں تقریباً 57 اسلامی ممالک موجود ہے اور ان کی آبادی تقریباً 2 ارب ہے اللہ نے ان کو رہنے کے لیے مادی اور روحانی ضروریات عطا کی۔ روحانی ضرورتوں کو پوری کرنے کے لیے ان کو قرآن مجید اور سنت سے نوازا اور مادی ضروریات کو پوری کرنے کے لیے ان کو بے شمار وسائل عطا کیے لیکن آج بھی مسلم ممالک مسائل کا شکار ہے اور فرقہ واریت بڑھتی جا رہی ہے اور وہ معاشی مسائل کا شکار ہے۔ ان کے مسئلوں کو حل کیا جا سکتا ہے اگر امت مسلمہ میں اتحاد اور یگانگت کا درس عام کیا جائے اور ان میں تعلیم کے حصول کا فروغ دیا دیا جائے۔

Date:________ Day:________

② امت:

ابن کثیر نے امت اس جماعت کو کہا جو حق کی پیروی کریں وہ اس آیت کا حوالہ دیتے ہیں

تم بہترین امت ہو جنہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے لا کھڑا کر دیا ہے
(القرآن)

علامہ محمد اقبال کے بقول:

امت مسلمہ ایک بنیاد لا الہ الا اللہ پر ہے جو مسلمانوں کو دنیا کے کسی بھی خطے میں ایک دوسرے سے جوڑتا ہے

③ امت کو درپیش مسائل:

امت مسلمہ درجہ مسائل سے دوچار ہے

i) بڑھتی ہوئی فرقہ واریت:

امت مسلمہ کو جو ~~مسئلہ~~ بڑا مسئلہ آج درپیش ہے وہ فرقہ واریت کا ہے۔ فرقہ واریت نے مسلم امہ کے اتحاد و یگانگت کو کو کمزور کیا۔ ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتا اور دوسروں کو اپنے فرقے میں آنے کی دعوت دیں جس سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے

Date:____ Day:____

مثال کے طور دنیا کے مسلم ممالک اپنی آپس میں تقسیم ہو چکے ہے مثال کے طور پر سعودی عرب اور ایران میں ایک دوسرے کے خلاف ہے اور اس کی بنیاد فرقہ واریت ہے۔

ii) امت تعلیم کے میدان میں پیچھے ہیں:

ایک وقت تھا جب مسلمان سائنس کے تعلیم میں سب سے آگے تھے الخوارزمی اور ابن الہیثم نے تعلیم کے میدان جھنڈے گاڑ دیئے تھے اور مغربی دنیا ان کے تعلیمات سے استفادہ حاصل کرتی تھی لیکن آج کل امت تعلیم کے میدان میں پیچھے ہیں آج مسلمہ امہ کے پاس تو بہت سے وسائل موجود ہے ان کے پاس تیل کے ذخائر موجود ہے لیکن ان کی نکالنے کے لیے وسائل موجود نہیں۔ جس کی وجہ سے وہ مغربی دنیا پر منحصر ہیں

iii) اسلاموفوبیا کا مسئلہ:

اسلاموفوبیا سے مراد ہے کہ اسلام سے بے جا نفرت کرنا اور اس کے خلاف اقدامات کرنا۔ آج کل مغرب میں اسلاموفوبیا کا مسئلہ بڑھتا جا رہا ہے جس سے وہاں کے موجود مسلمانوں میں خوف کی

Date:________ Day:________

کر رہے ہیں۔ اسلاموفوبیا سے مغربی ممالک اسلامی شعائر کی بے حرمتی کرتے اور ان کے خلاف قانون سازی کرتے ہیں۔ کبھی حجاب پر پابندی لگاتے ہیں اور کبھی اذان پر پابندی لگاتے ہیں۔ حال ہی میں نیدرلینڈ میں گستاخانہ کارٹون کی اشاعت کی گئی۔ جو کہ مسلمہ امہ کو ایک بڑا ~~[illegible]~~ مسئلہ ہے

مسلم امہ کو درپیش مسائل کا حل:

1) اتحاد و یگانگت کے درس کو عام کیا جائے

امت

مسلمہ میں فرقہ واریت کو ختم کرنے کیلئے ان میں اتحاد و اتفاق کا درس عام کیا جائے اور تمام مکاتب فکر علماء پر ایک مشترکہ جنرل کمیٹی بنائی جائے جو کہ امت کے مسائل کو حل کریں اور ان کو قرآن مجید کی روشنی میں اتحاد و یگانگت کے درس کو عام کیا جائے

اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو
اور تفرقہ میں نہ پڑو
(القرآن)

Scanned with CamScanner

Date:__________ Day:__________

(ii) تعلیم کے حصول کو عام کیا جائے:

مسلمانوں کو چاہیے
کہ وہ تعلیم کے حصول کے لیے جدوجہد کریں اور حکمرانوں
کو چاہیے کہ وہ اپنے شہریوں کو مفت تعلیم دیں
~~قرآن مجید میں~~ ارشاد ہے

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر
فرض ہے
(حدیث)

(iii) OIC کو صحیح معنوں میں فعال کیا جائے:

مسلم کمیونٹی
کو چاہیے کہ وہ OIC میں اپنا کردار ادا کریں
اور دنیا کو اسلام کا پیغام صحیح معنوں پہنچایا
جائے۔ اور اصل معنوں میں مسلمانوں کی زبان
کی ترجمانی کریں

خلاصہ بحث:

خلاصہ بحث یہ کہ آج امت مسلمہ کے
پاس بہت سے مادی وسائل موجود ہے اور
ان کے پاس عددی برتری بھی موجود ہے لیکن
وہ پھر بھی بہت سے مسائل کا شکار ہے ان
مسائل کو حل کرنے کے لیے امت کو

Scanned with CamScanner

Date: Day:

کچھ اقدامات لینے کی ضرورت ہے ان کو چاہیے
کہ مسلمان میں تعلیم کو عام کیا جائے اور ان
میں اتحاد کے درس کو فروغ دیا جائے تب
ہی مسلم امہ ترقی کی بلندیوں کو چھو سکتی ہے

سوال نمبر 4

① تعارف:

اسلام ایک مکمل دین ہے یہ تا قیامت باقی رہے گا
کیونکہ اس میں ہر دور کے انسانوں کو پیش آنے
والے مسائل کا حل تفصیل سے موجود ہے. دین
اسلام نے قرآن و سنت میں انسان کے مسائل کو
بیان فرمایا پھر اگر کوئی مسئلہ قرآن و سنت
میں موجود نہ ہو تو امت کو اجماع اور اجتہاد
کا درس دیا گیا ہے اجتہاد قرآن و سنت سے
شرعی حکم نکالنے کا نام ہے. اسلام انسانوں کو
اندھیروں میں نہیں دھکیلتا بلکہ ہر دور میں آنے
والے مسائل کا حل دیتا ہے. اب چونکہ اجتہاد
اور اجماع کا حکم ہے. تو اب ظاہر ہے ہر انسان سنت
و قرآن سے حکم نہیں نکال سکتا اس کے لیے اعلیٰ
درجے کی علمی صلاحیت درکار ہوگی. قرآن
و سنت کی سمجھ اہل علم و پرہیزگار لوگوں کا
ہی حق ہے

Date:________ Day:________

اجتہاد کے معنی:

اجتہاد کا لغوی معنی پوری
پوری کوشش کرنے کے ہیں

اصطلاح میں اس سے مراد وہ کوشش ہے جو
دین کے لیے ہو اور دین سے متعلق احکام کا علم
شرعی دلائل سے حاصل کرنے کے لیے کی جائے یعنی
دین کے سرچشموں سے احکام حاصل کرنے کی کوشش
کا نام ہے

شیخ محمد شلتوت:

رسول کے دنیا سے پردہ
فرما جانے کے بعد آپ کے صحابہ کو دوبارہ ایک
وسیع زندگی سے دوچار ہونا پڑا تو جب ان کو
نئے معاملات کا سامنا کرنا پڑتا تو وہ قرآن کی
طرف رجوع فرماتے اور اگر اس میں حکم نہ ہوتو
وہ سنت رسول سے رجوع فرماتے اگر وہ بھی
دل میں موجود نہ تھا تو پھر جید صحابہ کرامؓ آپس
میں مشورہ فرماتے

Date:________ Day:________

اجتہاد کا تصور قرآن و حدیث میں:

قرآن

و حدیث میں اگر کسی مسئلہ کا حل موجود نہ ہو تو۔ خود قرآن و حدیث اجتہاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اور جنہوں نے ہمارے راستے میں جدوجہد کی ہم ان کو اپنا راستہ دکھائے گے

(القرآن)

ایک اور جگہ ارشاد ہے

مومنوں کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکل آتی جو دین میں فہم و بصیرت پیدا کرتی ہے

(القرآن)

جب رسول ؐ نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کا گورنر بنایا تو اس پوچھا کہ معاذؓ اگر آپ کو کوئی مسئلہ آئے تو آپ کیسے حل کرے گے تو آپؓ نے فرمایا قرآن کی رہنمائی سے کر۔ آپ نے پوچھا اگر قرآن میں موجود نہ ہو تو پھر فرمایا سنت و حدیث سے۔ تو آپ نے فرمایا اگر وہاں بھی نہ ہو تو معاذ نے جواب دیا میں اجتہاد کرونگا؟

Date:________ Day:________

ایک اور جگہ آپ نے فرمایا

جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے وہ فیصلہ صحیح ہو تو اس کو دو اجر ملتے ہیں اور اگر وہ اجتہاد سے فیصلہ کرے اور وہ غلط ہو تو اس کو ایک اجر ملتا ہے

(حدیث)

اجتہاد کی اہمیت:

اسلام میں اجتہاد کو بہت اہمیت دی گئی ہے کیونکہ ہر دور اپنے ساتھ بہت سے مسائل کو لے کر آتا ہے تو اسلام نے امت کو ان مسائل کو حل کرنے کے لیے اجتہاد کا حکم دیا تاکہ امت اندھیروں میں نہ رہے اور غلط راستے پر نہ ہو جائے۔